بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

ذِکْرِ اِلٰھِی اور اس کے لئے تسبیح کا استعمال

ہمیں فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنے مالک، خالق، رازق اور غفور ورحیم کے ذکر کا اہتمام روزانہ خاص طور پر صبح وشام کے وقت کرنا چاہئے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ارشادات میں ذکر کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے، جن میں سے چند آیات واحادیث شریفہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْراً کَثِیْراً، وَسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً﴾ (سورۂ احزاب۔۴۱،۴۲) اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کیا کرو۔ اور صبح وشام اسکی تسبیح بیان کیا کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ﴾ (سورۂ الروم۔ ۱۷) اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہر وقت کیا کرو، خصوصاً شام کے وقت اور صبح کے وقت۔

☆ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَلا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (سورۂ الرعد۔ ۲۸) خوب سمجھ لو، اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان ہوا کرتا ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا، ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے، یعنی ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ (بخاری، باب فضل ذکر اللہ عزوجل)

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے زندہ شخص کی طرح ہے یعنی وہ آباد ہے، اور جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا، وہ مردہ شخص کی طرح ہے یعنی وہ ویران ہے۔ (مسلم، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ)

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذاب سے نجات دلانے والا نہیں ہے۔۔
(رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط ورجالھما رجال الصحیح. مجمع الزوائد ۱۰/۷۱)

نبی اکرم ﷺ نے ذکر کی عام فضیلت کے ساتھ بعض خصوصی اذکار میں معین تعداد کی خاص فضیلت بھی ذکر فرمائی ہے مثلاً:

☆ حضرت فاطمہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اپنی کمزوری کی وجہ سے ایک خادم طلب کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس سے زیادہ بہتر چیز تم کو نہ بتادوں اور وہ یہ ہے کہ تم سونے سے پہلے ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ یعنی ان تسبیحات کا اہتمام دن بھر کی تھکان کو دور کردے گا۔ (بخاری، باب التکبیر و التسبیح عن المنام)

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہر روز ۱۰۰۰ نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟ حاضرین میں سے ایک نے سوال کیا کہ ہم میں سے کوئی آدمی ۱۰۰۰ نیکیاں کس طرح کما سکتا ہے؟ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ۱۰۰ مرتبہ سبحان اللّٰہ پڑھے اس کے لئے ۱۰۰۰ نیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کے ۱۰۰۰ گناہ معاف کردئے جائیں گے۔ (مسلم، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء)

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دن میں ۱۰۰ مرتبہ سبحان اللّٰہ وبحمدہ پڑھا تو اسکے گناہ معاف ہوجاتے ہیں خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (بخاری)

نوٹ: اس طرح کے مضمون پر مشتمل احادیث میں گناہ صغیرہ مراد ہوتے ہیں، یعنی چھوٹے چھوٹے گناہ معاف ہوجاتے ہیں لیکن گناہ کبیرہ کی معافی کے لئے توبہ شرط ہے۔ نیز حقوق العباد کی معافی کے لئے پہلی اور بنیادی شرط بندہ کے حق کا ادا کرنا ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح اور شام سبحان اللہ وبحمدہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھا تو کوئی شخص قیامت کے دن اس سے افضل عمل لے کر نہیں آئے گا، سوائے اس شخص کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ پڑھا ہو۔ (مسلم، باب فضل التھلیل والتسبیح والدعاء)

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے سامنے توبہ کیا کرو، اس لئے کہ میں خود دن میں ۱۰۰ مرتبہ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم، باب استحباب الاستغفار)

تسبیح کا استعمال:

ان مذکورہ اور اس طرح کی دوسری بے شمار احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت اسلامیہ میں بعض اذکار گنتی کے ساتھ بھی مطلوب ہیں۔ اور یہ تعداد مختلف طریقوں سے پوری کی جاسکتی ہے، مثلاً صرف دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے، دونوں ہاتھ کی انگلیوں سے، کنکریوں سے یا کھجور یا کسی اور چیز کی گٹھلی سے یا اسی طرح تسبیح کے ذریعہ۔ نبی اکرم ﷺ نے ذکر کے لئے گنتی کرنے کا کوئی خاص طریقہ معین نہیں فرمایا ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ اپنے داہنے ہاتھ پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ (ابوداؤد ۱۵۰۲) یہ حدیث ایک سند کے علاوہ باقی تمام سندوں سے دائیں (یمین) لفظ کے بغیر وارد ہوئی ہے۔ اس لئے اکثر محدثین نے دائیں لفظ کے اضافہ کو شاذ تسلیم کیا ہے، یعنی یمین کا لفظ راوی (محمد بن قدامہؒ) نے اپنی طرف سے بڑھایا ہے، غرضیکہ اصل حدیث یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے مبارک ہاتھ پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی ۳۴۱۱ اور ۳۴۸۶ نسائی ۸۱۹ اور ۱۲۷۸ ابن ماجہ، ابوداؤد ۵۰۶۵، مسند احمد ۲/۲۰۴، بیہقی، صحیح ابن حبان، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، بزار، الادب المفرد للبخاری ۱۲۱۶)

☆ نبی اکرم ﷺ سے دائیں یا بائیں ہاتھ کی تحدید کے بغیر ہاتھ پر تسبیح پڑھنا ثابت ہے، حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے ہاتھ مبارک کی انگلیوں پر تسبیح شمار کرتے دیکھا۔ (ترمذی، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید)

☆ آپ ﷺ نے عورتوں کو دائیں یا بائیں ہاتھ کی تحدید کے بغیر انگلیوں پر تسبیح پڑھنے کا حکم دیا۔ (ترمذی، باب فی فضل التسبیح)

☆ نبی اکرم ﷺ کے سامنے صحابہ کرام کا مختلف چیزوں پر گنتی کر کے ذکر کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور آپ ﷺ نے زندگی میں ایک مرتبہ بھی کسی صحابی کو انگلیوں کے علاوہ کسی اور چیز پر گنتی کر کے ذکر کرنے سے نہیں روکا۔

☆ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حییؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میرے پاس چار ہزار کھجور کی گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر میں تسبیح پڑھا کرتی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیی کی بیٹی! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ان گٹھلیوں پر میں تسبیح پڑھ رہی ہوں۔ (ترمذی ۴/۲۷۴ ۳۵۵۴، رواہ الحاکم فی المستدرک ۱/۷۳۲ وقال ہذا حدیث صحیح، ووافقہ الذھبی ۱/۵۴۷)

☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک صحابیہؓ کے پاس گیا جن کے سامنے گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھا کرتی تھیں۔ (ترمذی ۵/۵۶۲ ۳۵۶۸، ابوداؤد۔ باب التسبیح بالحصی ۱۵۰۰)

☆ حضرت ابوہریرہؓ گٹھلیوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی ۸/۷۱، مسند احمد ۲/۵۴۰، ابوداؤد، مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۱۶۰)

☆ حضرت جویریہ بنت الحارثؓ گٹھلیوں پر تسبیح پڑھا کرتی تھیں۔ (مسند احمد، ابوداؤد)

تسبیح کے متعلق مشاہیر علماء کرام کے اقوال:

متعدد احادیث صحیحہ کی روشنی میں اکثر محدثین، فقہاء اور علماء کرام کی رائے یہی ہے کہ اذکار کی گنتی کے لئے انگلیوں کے علاوہ کھجور یا کسی اور چیز کی گٹھلی یا کنکری یا تسبیح کا استعمال کیا جاسکتا ہے، اگرچہ انگلیوں کا استعمال زیادہ بہتر ہے، کیونکہ یہ چیزیں مقصود عبادت نہیں ہیں بلکہ عبادت کا ذریعہ ہیں، مثلاً مساجد میں اسپیکر کا استعمال عبادت مقصودہ نہیں ہے بلکہ عبادت کے ایک جزء کے ادا کرنے کا ذریعہ ہے، لہذا مساجد میں اسپیکر کے استعمال کی طرح تسبیح کا استعمال بھی بدعت نہیں ہے۔ ہندو پاک اور بنگلادیش کے علماء کرام بھی قرآن وسنت کی روشنی میں امام ابوحنیفہؒ اور دیگر فقہاء کی رائے کو ہی اختیار کرتے ہیں کہ تسبیح پر بغیر کسی کراہیت کے ذکر کیا جاسکتا ہے۔ مشہور مفسر قرآن علامہ السیوطیؒ نے اپنے کتابچہ "المنحة فی السبحة" میں دلائل کے ساتھ تسبیح پر ذکر کرنے کے جواز پر جمہور علماء کا موقف تحریر فرمایا ہے۔

سعودی عرب کے مشہور ومعروف عالم دین وسابق مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن باز ؒ نے بھی یہی وضاحت کی ہے جوان کی ویب سائٹ پر اس لنک کے ذریعہ پڑھی اور سنی جاسکتی ہے: http://www.binbaz.org.sa/mat/17357۔
جسمیں شیخ عبدالعزیز بن باز ؒ نے تسبیح کے متعلق سوال کے جواب میں عرض کیا: **تسبیح یا گٹھلی یا کنکری کے ذریعہ ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ انگلیوں کے ذریعہ ذکر کرنا زیادہ بہتر ہے، جیساکہ نبی اکرم ﷺ نے انگلیوں کے ذریعہ ذکر کیا۔ لیکن احادیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے بعض عورتوں کو کنکریوں پر ذکر کرتے دیکھا تو آپ ﷺ نے ان سے کچھ نہیں کہا۔ بعض نیک لوگ کنکریوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے، جبکہ بعض دیگر صالحین سے دوسری چیزوں پر بھی ذکر کرنا ثابت ہے۔ لھذا اس مسئلہ میں وسعت ہے (یعنی تسبیح یا کنکری وغیرہ کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاسکتا ہے) لیکن انگلیوں پر تسبیح پڑھنا زیادہ بہتر ہے** ------

نیز شیخ عبدالعزیز بن باز ؒ نے فرمایا ہے کہ بائیں ہاتھ سے بھی تسبیح پڑھنے کی گنجائش ہے، جوان کی ویب سائٹ پر اس لنک کے ذریعہ پڑھی اور سنی جاسکتی ہے: http://www.binbaz.org.sa/mat/17787

علامہ ابن تیمیہ ؒ کا بھی یہی قول ہے۔ نیز فرمایا کہ صحابہ کرام کا کنکریوں پر ذکر کرنا اور نبی اکرم ﷺ کا اس پر سکوت اختیار کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ علامہ ابن تیمیہ ؒ نے اقرار کیا ہے کہ بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت ابو ہریرہ ؓ کنکریوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ (مجموعہ فتاوی ج ۲۲ ص ۲۹۷)

نوٹ: صحابی کے کسی عمل پر نبی اکرم ﷺ کا سکوت اختیار کرنا بھی حدیث ہے، جو امت مسلمہ کے لئے قابل عمل ہے۔ پوری امت مسلمہ نے صحابی کے کسی عمل پر نبی اکرم ﷺ کے سکوت کو حدیث اور قابل عمل واستدلال ہونا تسلیم کیا ہے۔

سعودی عرب کے مشہور ومعروف عالم دین شیخ محمد عثیمین ؒ کا بھی یہی قول ہے کہ تسبیح اور بائیں ہاتھ کا استعمال ذکر کے لئے کیا جاسکتا ہے، کیونکہ تسبیح کی اصل یعنی صحابہ کرام کا کنکریوں پر تسبیح پڑھنا احادیث سے ثابت ہے، البتہ انگلیوں سے ذکر کرنا بہتر ہے۔ یہ قول اس لنک پر پڑھا جاسکتا ہے: http://majles.montadamoslim.com/t233-topic

سعودی عرب کے ایک دوسرے مشہور ومعروف عالم دین شیخ عبدالعزیز بن فوزان بن صالح الفوزان اور اسی طرح شیخ محمد حسان کی بھی یہی رائے ہے جوان Links پر سنی جاسکتی ہیں۔

http://www.youtube.com/watch?NR=1&v=8q-mfp_gcZw

http://www.youtube.com/watch?v=lCZlgMDm_Pw&feature=related

اس موضوع پر شیخ عبدالفتاح بن صالح الیافعی کا تحقیقی وتفصیلی مقالہ (حکم اتخاذ السبحة بين المجيزين والمانعين)

اس لنک پر پڑھا جاسکتا ہے، جس میں انہوں نے ثابت کیا ہے کہ امت مسلمہ خاص کر چاروں ائمہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں تسبیح پر ذکر کرنے کے جواز کے قائل ہیں۔

http://www.almeshkat.net/index.php?pg=stud&ref=144

خلاصۂ کلام: مذکورہ احادیث صحیحہ ومشاہیر علماء کرام کے اقوال کی روشنی میں ذکر الٰہی کے لئے صرف داہنا ہاتھ یا دونوں ہاتھ یا تسبیح وغیرہ کا استعمال بغیر کسی کراہیت کے کیا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی شخص دونوں ہاتھ یا تسبیح کے ذریعہ ذکر کرتا ہے تو کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اِس عمل کو بدعت کہے یا اُس شخص کو اُس کے عمل سے روکنے کی کوشش کرے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے کنکری یا گٹھلی وغیرہ پر صحابہ کرام یا صحابیات کو ذکر کرنے سے کبھی نہیں روکا، اسی طرح نبی اکرم ﷺ یا کسی صحابی یا تابعی یا تبع تابعی سے بائیں ہاتھ پر ذکر کرنے سے کوئی انکار حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ملتا، تو ہمیں کیا حق حاصل ہے کہ ہم کسی شخص کو بائیں ہاتھ پر یا تسبیح پر ذکر کرنے سے روکیں۔ اگر ذکر کرنے کے لئے صرف دائیں ہاتھ پر ہی اکتفاء ضروری ہے تو قرآن کریم کو چھونے، اسکی طباعت اور جلدسازی کے لئے، اسی طرح بیت اللہ کا غلاف تیار کرنے اور اسکو بیت اللہ پر چڑھانے، نیز مسجد کی تعمیر اور جانماز وغیرہ کو تیار کرنے میں صرف داہنے ہاتھ کے استعمال پر ہی اکتفاء کرنا ہوگا۔

محمد نجیب سنبھلی قاسمی (najeebqasmi@yahoo.com)